تحریر النقاد

فی

رد الایراد

مولوی غلام رسول صاحب شوکت اوستاد عالیجناب نواب زادہ نواب

ورشہ مین بیرسٹریٹ لا جنرل سکٹری کانفرنس علاقہ بمبئی دام اقبالہ

نمبر ۱

در مطبع متقنین دکن واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

۱۹۶۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ حمداً کثیراً و نشکرہٗ شکراً عظیماً زمانہ انسان پر سب سے بڑا اثر ڈالنے والا ہے وہ انسان کے
خیالات اعتقادات رسم و رواج کو اپنے پوشیدہ اثر و نیز نامعلوم طور پر بدلتا رہتا ہے دن وہی
رہتا ہے رات وہی رہتی ہے سورج اوسیطرح نکلتا اور ڈوبتا ہے چاند ایک ہی روش پر گھٹتا بڑھتا ہے
ستارے جسطرح چمکتے ہین اوسیطرح چمکتے رہتے ہین پھر کونسی چیز نئی ہوتی ہے جسکی وجہ سے قدیم چیزین بدلتی جاتی
ہین اور پرانی کہلاتی ہین اور نئی چیزین پیدا ہوتی ہین اور انسانونمین پھیلتی جاتی ہین اس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جن چیزونسے زمانہ مانا جاتا ہے اونمین تو کچھ تغیر نہین آتا مگر خود انسانکے خیالات
اور معلومات مین ترقی ہوتی رہتی ہے نئے نئے طریقے نکلتے ہین اور انسانونپر موثر ہوتے ہین اور وہی
اس تغیر و تبدل کا باعث ہوا کرتے ہین اور چونکہ کسی نہ کسی زمانے مین پیدا ہوتے ہین اسلئے اونکو
مجازاً زمانے کے نام اور اثر سے تعبیر کیا کرتے ہین جسطرح دنیوی خیالات رسم و رواج حالت تمدن و معاشرت
پر زمانہ موثر ہوتا ہے اوسیطرح مذہب و اعتقاد پر بھی اوسکا اثر پڑتا ہے دور جانے کی ضرورت نہین مین ایک قریب کے
واقعہ کا موقع آپکے سامنے پیش کرتا ہون ایک عرصہ دراز سے بلدہ حیدرآباد مین امرا کے مکان
مجالس عزائے خامس آل عبا شہید گلگون قبا روحی و روح العالمین لہ الفدا مولائی و مولی الکونین

رسوم بد

حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام کی بصد زیب و زینت منعقد ہوا کرتی تہین جنہین امیر دریادل قدردان علم و ہنر کان فیض و کرم معدن جود اتم فیاض زمان عالیجناب نواب مرزا فیاض علیخان بہادر کے یہان کی بزم عزا باعتبار خوبی و صفائی اور باعتبار تکلف و پڑھائی کے لاجواب سمجھی جاتی تھی جسمین بلدے کے خاص و عام بعقیدت تمام شریک ہوا کرتے تھے مگر اس مرتبہ حضور لامع النور زینت افزائی سریر شہریاری حشمت آرائی بزم تاجداری سکندر حشم دارا حشم فریدون منزلت اعلیحضرت ناصر الدین معین المومنین مفخر الکلام نظام الملت والاسلام ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ سادس شاہ جمجاہ کیوان بارگاہ ہزہائینس

جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - بی - خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و دولتہ و سلطنتہ کے قدم رنجہ فرمانے نے اور بھی چار چاند لگادئے اور جو کمی تھی اوسکو پورا کردیا جسکی وجہہ سے ذاکر کا مرتبہ کمال اوج پر پہونچگیا اور بانی مجالس کی وجہہ سی ہم اہل اسلام جو ایک عرصہ دراز سے ایسی قدوم میمنت لزوم اپنے پیارے اور ہردل عزیز پادشاہ اسلام پناہ کے رہا کرتے تھے اونکی بھی امیدین بر آئین عربی مین ایک مشہور مقولہ ہے کہ العزم و العمل من شان السلاطین اس قول کے موافق اگر ہم غور و فکر کرنا چاہین تو سوائے اپنے محبوب القلوب پادشاہ کے اور کسی کو اسپر عمل کرتے نہین دیکہتے جو حرف یا کلمہ حضرت کی زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوکرتا ہے اوسکو ناظرین نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ ہمارے شہنشاہ کس جوش مسرت اور صدق دل سے عملاً ثابت فرماتے رہے ہین اور اپنی عزیز رعایا کی دلجوئی اور دلدہی مین کیسی مسلسل کوشش فرماتے رہے ہین انہین برکات کی وجہہ سے دکن کی رعایا پادشاہ پرست کہلائی جانے کی مستحق ہے

اور ہر وقت اپنا تن من دہن نثار کرنے کو تیار رہا کرتی ہے اور یہہ فخر ایسا ہے کہ جسکی سلاطین روئے زمین آرزو کیا کرتے ہین اندیشہ نہین ہوتا اور حضرت کی ذات ستودہ صفات تو بمضمون حدیث شریف الاسماء تنزل من السماء محبوب علیٰ بہ ہر تخلیص وولی واقع ہوئی ہے غرض کہ جسقدر ہم اپنے شہنشاہ کے عہد حکومت کی برکات کو بیان کرین وہ بہت ہی کم ہین حضور نے جو سلام تصنیف فرمایا تھا وہ ہمارے اس قول کی پوری شہادت دیتا ہے۔

کلام الملوک ملک الکلام

خدا کے راز رسالت مآب سمجھے ہین ۞ نبی کے سر خفی بوتراب سمجھے ہین

رخ حسین کو حق کی کتاب سمجھے ہین ۞ اس انتخاب کو ہم انتخاب سمجھے ہین

حسین کو جو علی کا جواب سمجھے ہین ۞ تو اس جواب کو ہم لاجواب سمجھے ہین

ملے جو دولت قارون تو بلا اندیش ۞ خیال باطل و آشفتہ خواب سمجھے ہین

دہن ہے فاطمہ کے لعل کا جو غنچۂ گل ۞ لعاب پاک کو روح گلاب سمجھے ہین

یہ آہ زینب و کلثوم ہے نہین بجلی ۞ یہ دود آہ ہے جسکو سحاب سمجھے ہین

نہین رہا جو برس دن بھی ظالمونکا نشان ۞ سمجھنے والے اوسے انقلاب سمجھے ہین

جو سچ کہو تو خدائی مین بندہ یکتا ۞ علی کو بعد رسالتمآب سمجھے ہین

غم حسین مین آنسو جو ڈبڈباتے ہین ۞ حباب آنکھونکو اشکون کو آب سمجھے ہین

کرین لقب سے غلامی کی گر ملقب وہ ۞ ہم اپنے حق مین یہ اعلیٰ خطاب سمجھے ہین

جہانمین کہتے ہین اکسیر جسکو اے آصف ۞ ہم اوسکو خاک در بوتراب سمجھے ہین

ہمارے آقائے ولی نعمت نے سچی عقیدت اور خلوص دلسے نہ صرف سلام ہی تصنیف فرمایا اور مجلس میں پڑھوایا بلکہ نہایت سادگی سے منکسرانہ ومتواضعانہ مع شہزادہ بلند اقبال ادام اللہ اقبالہ و امرا و مصاحبین رونق افروز ہو کر مجلس کو بھی زیب و زینت عطا فرمائی اور مصائب شہدای کرب و بلا پر بے اختیار اشک بہاتے رہے جس سے حضرات اہلبیت علیہم السلام کی محبت و ولا کا دریا موجزن معلوم ہوتا تھا اور نیز از راہ قدردانی و عنایت صاحبقرانی عالیجناب سعادت انتساب علامہ عصر مہر سپہر سخنوری فخر خاقانی و انوری طغرا نویس منقبت آل پیغمبر مرزا محمد جعفر صاحب المتخلص بہ اوج کو عنایات تحفہ شاہانہ سے سرفراز فرما کر ممتاز بین الاقران والاماثل فرمایا جسکے شکریہ مین مرزا صاحب موصوف نے ایک قطعہ بارگاہ اقدس و اعلے مین ادبا پیش کرنے کا فخر حاصل کیا جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

(قطعہ) ہے جو اوج کو ملا پرورش آصف سے ؛ کشتی نور مین ہر خربزہ خورشید بنا

دبدبۂ شاہ نہ دیکھ کے دل سینے مین ؛ بول اوٹھا انبتہ اللہ نباتاً حسنا

مرزا صاحب موصوف کی طرز پر بعد مین اور بھی معززان قوم ذی مضمون و روش پہ رباعیات و قطعات بخیال طبع آزمائی تصنیف فرما کر شایع اور مشتہر کئے جنکا یہان نقل کرنا بلحاظ موقع و محل مناسب معلوم ہوتا ہے۔

رباعی جناب ناجی صاحب

رکھتا ہی ہر اک ولا ی اعلے حضرت ؛ ہے ورد زبان ثنائے اعلے حضرت

سنکے کئی رشید و اصف کا کلام ؛ شادیخانہ مین آئے اعلے حضرت

رباعی جناب رکن صاحب

دربار سے تحفے سحر و شام ملے ؛ سرکار سے کیا کیا نہین انعام ملے
مداحی سرور کے صلہ مین اے رکن ؛ عزت ملی خربوزے ملے آم ملے

رباعیات جناب دردی اصفہانی

فقیر نیز در عالم رویا دیدم کہ خربوزہ و آم برائے من آمدہ آنرا رویت صادقہ دانستہ این دو رباعی بالطور قطعہ عرض کردم

از شاہ دکن خربزہ و آم رسید ؛ بر چرخ سر بندہ گمنام رسید
این خربزہ و آم بناشد دردی ؛ کام دو جہانم بسر انجام رسید

دیگر

خورشید بدش طشت درو خربزہ ماہ ؛ زین تعبیہ عقل گفت سبحان اللہ
گفتم کہ کنون مہر و مہم باشد جفت ؛ چون خربزہ و آم فرستادم شاہ

اب ہم ان قطعات و رباعیات پر منصفانہ اک نظر ڈالتے ہین کہ اوس قطعہ کے مقابل یہ رباعیات اور قطعات کیسے ہین اور اوسکی فیصلہ کو ناظرین باتمکین پر چھوڑتے ہین پبلک جسکو چاہے ازراہ انصاف قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من ایشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔ مرزا صاحب کی قطعہ کی سلاست بیان شستگی محاورہ بندش الفاظ صنایع و بدایع لفظی و معنوی پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ علم و فضل کا ایک دریا ہے جو لہرین مار رہا ہے مصرع اول قطعہ مین لفظ اوج مکرر سے عجب چاشنی پیدا ہو گئی ہے اور صنعت تجنیس و ایہام نے تو اور بھی لطف دیدیا ہے اور آصف سے مراد ہمارے آقائے ولی نعمت ہین

اور یہہ لفظ یہان خاص حضرت ہی کی ذات والاصفات پر دلالت کرتا ہے اور مصرع دوم
مین کشتی انبہ کو بلحاظ عطیہ سلطانی تعظیماً نور کی صفت سے موصوف فرما کر خربزہ کو بمناسبت
شکل کروی خورشید سے تشبیہ دی ہے مصرع سوم مین انبہ کے تازہ وتر ہونے کا بیان
کیا ہے جو اوسکی صفت حقیقی ہے اور مصرع چہارم مین قرآن مجید و فرقان حمید کی ایک
آیت کا اقتباس فرما کر رعایت ایہام الاشتقاق انبہ وانبتہ مین رکھی ہے چنانچہ متقدمین مین سے
بھی ایک شاعر نے ایسے ہی تحفہ کی موقع پر شکریہ مین اس جملہ کو نظم کیا ہے جو شاہ عالمگیر کے
نام سے مشہور ہے۔ شعر (انبہ فرستاد حسن خان بمن۔ انبتہ اللہ نباتاً حسنا۔) اور نیز محمود نامہ مین بھی
اس جملہ کو شاعر نے نظم کیا ہے شعر۔ نیک برآمد برخت خط سبز۔ انبتہ اللہ نباتاً حسن)
اور ملک عرب مین اس جملہ کو ہمیشہ بجائے دعا کی استعمال کیا کرتے ہین جسکے لفظی معنی یہہ ہوتے ہین
کہ پیدا کرے اللہ تعالے اوس کے لئے عمدہ نبات کو۔ چونکہ لفظ نبات عام ہے بدین وجہہ
نبات کی ہر قسم پر دلالت کرتا ہے نہ صرف کاہ پر جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے اور یہان بھی
لفظ نبات سے مراد اعمال نیک ہین اور خود قرآن مین جہان یہہ فقرہ ہے وہان بھی کاہ سے مقصود
نہین ہے۔

اسمین شک نہین کہ عالیجناب فیضمآب کان علم وفضل فخر الشعرا میر اصغر حسین صاحب المتخلص
بہ ناجی معتمد پیشی عالیجناب قمر رکاب نواب فخر الملک بہادر وزیر عدالت و امور عامہ سرکار عالی
دام اقبالہ نے یہہ رباعی بہت ہی اعلے درجے کی تصنیف فرمائی ہے اور بلحاظ موقع بہت
ہی مناسب واقع ہوئی ہے اگر اسمین بجائے لفظ واصف کے ذاکر کا لفظ ہوتا تو دونا لطف

اشارہ کرنا منظور تہا۔ اور نیز دعا مین طلب نعمات خداوند کریم سے کیگئی تھی اسلیے بجائے انبتہا کے انبتہ اللہ فرمایا ہے۔

پیدا ہوجاتا اسواسطے کہ ذاکر لفظ عام ہے جو مصائب اور وصف دونوپر حاوی ہو سکتا ہے
اور لفظ واصف خاص ہے جو صرف مدح کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور چونکہ مرثیہ مین وصف
ومصائب دونون کا ذکر ہوا کرتا ہے بدین لحاظ لفظ ذاکر ہی بہت ٹھیک معلوم دیتا ہی اور نیز
یہان شادی خانہ کا ذکر بھی نامناسب مقام ہے بلکہ ماتم خانے مین آئے کہنا چاہیئے گو اوس
مقام کا نام شادیخانہ ہی ہوا کرے مصرع ہر سخن موقع وہر نکتہ مکانی دارد)۔

جناب نواب میر عنایت حسین خانصاحب المتخلص برکن فرزند ارجمند عالیجناب نواب رکن الملک
خان دوران بہادر شاگرد رشید جناب مولوی میر محمد مہدی خانصاحب آنریری مجسٹریٹ
فوجداری بلدہ نے باوجود صغر سنی کے بہت خوب رباعی تصنیف فرمائی ہے جس کی ہم بھی
داد دیتے ہین مگر چوتھے مصرع مین البتہ غلطی واقع ہوئی ہے چونکہ عزت اسم عین ہے اور خربزہ و
آم اسم ذات ان دونون کا بدون تلازم اجزا ایک جگہہ جمع ہونا فن شاعری مین سخت ناملایم
معلوم ہوتا ہے اور اس جگہہ کوئی لفظ ملایم اجزا کی رعایت کا واقع نہین ہوا ہے بلکہ اسمین ترقی سے
تنزل ہوا ہے جب عزت ملگئی تو پھر خربزہ اور آم جناب کس باغ کی مولی ہین اور نیز مداحی سرور
کے لئے ایسا کہنا کسر شان ہے کہ اوسکے صلہ مین خربزہ اور آم ملے اسکا توصلہ بہت بڑا
ہونا چاہیئے کما قال علیہ السلام بنا فینا بیتا وجب اللہ لہ بیتا فی الجنہ

جناب دردی صاحب کا کیا کہنا کہ خود اہل زبان ہین اور رباعیات بھی فارسی زبان ہی مین تحریر
وتصنیف فرمائی ہین پس کیونکر اچھی نہون لیکن ساتھ ہی نظر غور وتعمق سے معلوم ہوجاتا ہے
کہ دردی صاحب نے مرزا صاحب موصوف کے مضمون کا سرقہ کیا ہے بس تعجب ہوتا ہے

کہ باوجود اہل زبان ہونے کے غیر کی تقلید کرین اور لفظ انبہ کو اسم فارسی مین کسی اہل زبان نے آجتک نہین باندہا مگر دردی صاحب نے کیون ایسی فاش غلطی کی جس سے اعتراض کا موقع ملا مالموا ازین تقلید نے یہانتک بہکایا کہ ظاہری حالت مین آنبہ و خربزہ عطیہ سلطانی کا دستیاب ہونا محال نظر آیا تو خیال کو خواب مین مجسم فرما کر اپنی ہوس خام کو پورا کیا اور پہر دونو کا جفت ہونا نہین معلوم کس حیثیت سے ہے جفت شدن بمعنی زوج شدن ہے کما قال سعدی شنیدم کہ درین روز ہا کہن پیری بخیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت یہان ناظرین یہہ مرقع زمانی ہی کا تہا جو ہماری آنکھون کے سامنے پہر گیا اور یہہ برکات زمانی ہی کی تہین جسکی وجہہ سے ہماری پژمردہ کشت زار نے اعلیحضرت کے جود و کرم کی باد بہاری کی بدولت رونق تازہ حاصل کی جو اخلاق اور تمدن کا سبق اس سے ہمکو حاصل ہوا ہے وہ ہمیشہ صفحہ قرطاس پر آب زر سے لکہنے کے قابل رہیگا جو کسی کے مٹانے سے ہرگز نہین مٹیگا بلکہ ہماری آنے والی نسلین بہی نہایت فخر و مباہات کے ساتہ اسکو یاد کرتی رہین گی۔

ساتہ ہی اگر ہم عالیجناب نواب مرزا قیاس علیخان بہادر کا ذکر خیر نکرین تو سخت نازیبا ہوگا جو اس عزت کا سبب عظیم ہین نواب صاحب موصوف امراے بلدہ مین اسوقت نہایت نامور خلیق قدردان علم و ہنر رتبہ شناس ہمدرد و بہی خواہ اسلام ہین اور فیاضی اور سیر چشمی مین تو فی الحقیقت اسم بامسمی ہین جنکو مغتنمات زمانے سے گنا چاہیے۔

بعض احباب نے مجہکو سخت مجبور کیا کہ تو ان واقعات کو نظم و نثر اردو و فارسی کا لباس پہنا کر پبلک کے سامنے پیش کرے تو بہت ہی مناسب ہے مین نے بخیال المامور معذور اپنی

نظم و نثر فارسی و اردو مین ان واقعات کو بجنسہ درج کرکے شایع کردیا تاکہ ہمیشہ کیواسطے یادگار رہے بقول سعدی شیرازی بیت غرض نقشیست کز ما یاد ماند که هستی را نمی بینم بقائی

مثنوی در تعریف و توصیف مجلس امام انام علیہ السلام و مدح خسرو دکن و بانی بزم عالیجناب فیضمآب نواب مرزا فیاض علیخان بہادر دام اقبالہٗ

بنام خدائے زمین و زمان
طراز ندہ رنگ مہر و جہان

نگارندۂ نقش جن و پری
بد و نیک و دام و دد و آدمی

فروزندہ شعلہ آفتاب
فرازندہ خیمۂ بے طناب

زمین را ز سرمایہ لالہ زار
تجمل دہ چون جمال نگار

خرد بخش و جان بخش آرام بخش
امان بخش و نان بخش انعام بخش

ز خوان نوالش ہمہ ریزہ خوار
چہ مومن چہ کافر چہ مور و چہ مار

بحکمت خرد بخش نوع بشر
بطبع بشر از تمدن ہنر

تمدن کمال بشر الحق است
کمال بشر جوہر مطلق است

تمدن چو طبع بشر را سپرد
بشر از ہمہ گوئی سبقت ببرد

در نعت سرور کائنات مفخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد که سرور مہر و سر است
محمد که نعت اللہ رحمت است

ز ایزد و بر اصحاب و آلش مدام
ثنا و درود و صلوٰۃ و سلام

در تعریف تمدن و توصیف بادشاہ عادل

تمدن مگر جوہر آدمی است — تمدن مگر دولت فربہی است

تمدن بسلطان نکوتر بود — موسس از و ملک داور بود

حدیث است از سرور انس و جان — کہ ظل الٰہیست شاہ جہان

ہر آن شاہ کز عدل باشد قرین — ہر آن شاہ کو عادل است و امین

ہر آن شاہ کو عالم و فاضل است — ہر آن شاہ کو منصف و عادل است

ہر آن شاہ کو بس رحیم و سخیست — ہر آن شاہ کو زاہد و متقیست

ہر آن شاہ کو داد مظلوم داد — بعالم از و نام نیکست یاد

خدا امر فرمود داؤد را — ترا نائب خویش کردیم ما

تو در خلق با راستی حرف زن — مرنجان دلی را ز جور و محن

تمامی امور معاش و معاد — ز نظم مصالح بحق عباد

خدا سے جہان بادشہ را سپرد — بروئے زمین نائب خویش شمرد

بدو کرد انعام تاج شہی — بدو داد تشریف ظل الٰہی

در مدح حضور لامع النور زینت افزای سریر شہریاری حشمت آرائی بزم تاجداری سکندر شیم دارا حشم فریدون منزلت اعلیحضرت ناصر الدین معین المومنین مفخر الکلام میر نظام الملت و الاسلام ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ سلطان عالی شان شجاع الدولہ نواب میر محبوب علی خان بہادر جی سی یس ـ آئی جی سی بی
خلد اللہ ملکہ و دولتہ و سلطنتہ

یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق [illegible]

خوشا بادشاها فلک مرتبت ‌ ‌ ‌ ‌ نظام تو شد جوهر مملکت

بفیض نظام تو ملک دکن ‌ ‌ ‌ ‌ پذیرفت حسن خسن چون چمن

بسر کار عزم تو فتح و ظفر ‌ ‌ ‌ ‌ کمر بسته حاضر چو خدام در

سلیمان حشم آصف ذی وقار ‌ ‌ ‌ ‌ علی جود و محبوب اهل دیار

خدا اے مه و مهر و لیل و نهار ‌ ‌ ‌ ‌ ترا نائب خویش کرد اختیار

تو داد عدالت بدادی چنان ‌ ‌ ‌ ‌ که شد نام کسرے زیاد جهان

ز جور پلنگ آهوی کوه و دشت ‌ ‌ ‌ ‌ برعب جلال تو آزاد گشت

نه آوازه عدل تو شهریار ‌ ‌ ‌ ‌ برفت از سر گرگ عزم شکار

زیک شاخ کنجشک و شاهین پرند ‌ ‌ ‌ ‌ بیک آشیانه بسر می برند

شود زخم در جسم مار ار نجار ‌ ‌ ‌ ‌ نهد مرهمی مور بر زخم مار

بدشت و جبل شرزه و گوسپند ‌ ‌ ‌ ‌ زیک چشمه سیراب خود را کنند

حضور سخاے تو ابر مطیر ‌ ‌ ‌ ‌ خجل گشت و شد بر فلک گوشه گیر

غنی گشت درویش ز انعام تو ‌ ‌ ‌ ‌ گدا گشت منعم ز اکرام تو

وجود تو ذی جود در عالم است ‌ ‌ ‌ ‌ فقیر درت رونق حاتم است

ز کف کریم تو دریاے جود ‌ ‌ ‌ ‌ روانست در دهر چون آب رود

ز صیت سخایت جهانی پراست ‌ ‌ ‌ ‌ نه تنها جهان آسمانی پراست

ز ایثار تو مفلس تنگ حال ‌ ‌ ‌ ‌ نشاط ابد یافت از فرط مال

علو همتی اے شہ نیک نام	بہ تہذیب اخلاق و صفت تمام
اصابت ز رائے منیرت عیان	چو نور مہ و مہر روشن روان
ز قطب فلک عزم تو بہ ثبات	نہ جنبد بجز جنبش کائنات
غنی خاطرت ہست از جمع مال	کہ تا در دل خلق ناید ملال
بجان پروری فوج مردان جنگ	کہ در جنگ باشند دور از درنگ
بچرخ نسب گوہرت ذی شہاب	کہ چون برفراز فلک آفتاب
اقاضل ارا کین ایوان تو	مدبر شیران ذیشان تو
ندیمان درگاہ عالی وقار	حکیمان کامل ارسطو شعار
بہ بدبار دربار تو باریاب	شہ عالمان سید ذی خطاب
بہی خواہ سرکار امن و امان	بدولت گہ مملکت مقتدران
نگہبان دولت سرائے رفیع	دلیران عالی نژاد و شجیع
غلامان وہم خادمان درست	امیران عالی ذوی المرتبت
بمدح تو ذو الالسنہ تر زبان	ز وعظ و ز نظم و ز نثر گران
رسیدہ بپایہ جاگر شہریار	بچشم جہان مایہ افتخار

در مدح عالیجناب فیضمآب قمر رکاب نواب مرزا افیاض علیخان بہادر بانی مجالس امام انام علیہ السلام

بفیض تو یا من شد محتشم	بلطف تو شد سرور ذی حشم

مهذب ادب بزرگ و جلیل — بخیر موصوف بوصف جمیل

دقایق رس و قدردان سخن — ز ذاتش رفیع است شان سخن

هنرپرور و مونس اهل علم — کرم گستر و معدن خلق و حلم

بجود و سخا دستگیر غریب — بمهر و وفا غمگسار نجیب

بجان تابع حکم شاه زمان — بهی خواه سرکار در هر زمان

غنی خاطر و سیر چشم و کریم — بکار دو عالم بجان مستقیم

محب نبی مومن پاک دین — عبادت گذار و اطاعت گزین

عزادار مظلوم دشت بلا — مهیا کن بزم آه و بکا

بجوش اعتقادی بذکر امام

مکان عزای امام همام

تعریف و توصیف [illegible]

بصحن مکان خیمه پرشکوه — چو بارنده ابری ببالای کوه

مزین مکانش ز فرش سفید — معطر تر از گلشن مشک بید

سبوهای پاکیزهٔ آب برف — نهاده بهر جانبی بهر صرف

بیک جانبش منبر زینه دار — که بر زینه اش هفت گردون نثار

غلافش ز مخمل و سندس بود — که خوابش بصنعت منقش بود

در ستایش عالیجناب سعادت انتساب علامهٔ عصر مهر سپهر سخنوری فخر خاقانی و انوری طغرا نویس منقبت آل پیغمبر مرزا محمد جعفر المتخلص باوج ذاکر بزم عزاے امام انام علیه السلام

بروجلوه گر چون کلیم خدا — ثنا خوان آل شفیع الوری

باوج خرد بدر صاحب کمال — بباغ سخن بلبل خوش مقال

به تیغ زبان شاه آفاق گیر — بصدق و صفا مومن بے نظیر

محاسب مهندس محدث حکیم — طبیب و لبیب ادیب و فهیم

قصیده غزل مرثیه مثنوی — بگوید بمدح نبی و علی

ز انصاف شعر و سخن با خبر — کلامش بهر صنعتی معتبر

بعلم عروض استادنا مدار — که مقیاس شعر است ازو یادگار

کلامش که باشد بلاغت نشان — از ان عالمش مشتری شد بجان

بصاحبدلان مشکل پسند — کلامش بود دولت دلپسند

براے شهان نظم و نثر است پند — که از رزم و بزمش سوادی برند

بنو مشق نطقش فن سزاید سواد — که در نظم و نثر است او اوستاد

جو جد اندر آئینه پیر و جوان — بسمع کلامش همه دجهان

در مذمت جهل و جهال

چه دانند جهال لطف سخن — بجز عالمی ماهر علم و فن

کنند ار کسی اعتراض قبیح	ز رشک و حسد بر کلام فصیح
شود معترض گر برشک و عناد	بہ نظم فصیحش ز نقص سواد
سوی معترض بر بگردد چو تیر	کہ مجروح گردد ازان حرف گیر

گریز سوے مطلب و اختتام بر دعا

سوے مطلب خویش آئیم باز	کہ تا حرف مطلب نگردد دراز
چہ شاعر کہ ہر نکتہ اش دلپذیر	چہ شاعر کہ شعرش ندارد نظیر
بشوق کلامش ز خلق اژدہام	بہ بزم عزاے امام انام
نظام دکن شاہ عالی ہمم	شریک عزاے امام امم
امیران ذیقدر ملک دکن	بہ ہمراہ شہ شامل انجمن
زہے بزم و بانی بزم بکا	خہی ذاکر و شاملان عزا
ندیم چنین بزم و بانی بزم	چنین ذاکر و ناظم بزم رزم
خدایا بحق نبی انام	بحق وصیش علیہ السلام
بحق شہیدان دشت بلا	بحق امامان راہ ھدیٰ
چنین شاہ دستور بحر کرم	امیران ذیجاہ عالی ہمم
چنین بانی بزم فیاض نام	چنین ذاکر بزم رنگین کلام

بماند بباغ جہان شاد کام
بعیش و مسرت بشادی مدام

ندیم بزم

قصیده در مدح عالیجناب فیضمآب معدن جود و سخا و بذل عطا قدردان علم و هنر و شعر و سخن نواب مرزا فیاض علیخان بهادر دام اقباله

دمیکه خسرو خاور ز شرق تیغ کشید — شکست خورده شه زنگبار بر گردید

جنود انجم رو کرده سوی ملک عدم — چو بر فراز فلک شاه روز گشت پدید

ز سهم دیو سیه چهره بد خموش جهان — ز فیض گشت تر فلک یافت رخت گفت و شنید

جهانیان همه مصروف کار و بار بدند — یکی فروخت نمود و یکی نمود خرید

یکی بطاعت حق گشته محو و سر بسجود — یکی برای دعا سوی خانقاه دوید

یکی بجوش جنون و بهجر دلبر شوخ — گزید دست اسف را و راه دشت گزید

[illegible] — یکی ز خنجر ابروی دوست گشت شهید

[illegible] — بصد تجمل و جاه جلال چون خورشید

[illegible] — یکی بسفره الوان نعم بهم پیچید

یکی ز فکر معیشت بحال زار روان — بسوی درگه صاحب سخا بصد امید

چون من ز بستر غم چشم خویش وا کردم — یکی خیال برایم ز ترغیب گشت پدید

که گو قصیده غرا بمدحت فیاض — علی نوال محمد خصال فرد فرید

بآن اشاره کشیدم بصفحه قرطاس — ز خامه مطلع نغزی چو مطلع خورشید

مطلع

هر آن ز یاوری بخت طاعت تو گزید — کشید ساغر عیش و بکام دل برسید

ہر آن غریب کہ در زیر سایہ ات جا یافت
ہر آن حقیر کہ راہ جناب تو پیمودہ
ہر آن غریب کہ شد مستفیض از فیضت
ہر آن حقیر کہ از نعمتت گرفت انعام
ہر آن غریب کہ با ہمت تو گشت دوچار
ہر آن حقیر کہ سائید بر درت سر خویش
ہر آن غریب کہ در مدحت تو لب بکشاد
ثنا گر تو ام اے ذی کرم ز راہ کرم
ز دست دہر کمینہ نوازِ دون پرور
ز دست گیر یتت اے ذی سخا عجب نبود
بحق احمد مرسل بحق ایزد پاک
مطیع دولت و اقبال یار تو بادا

باوج مہر جہان تاب بارگاہ کشید
ز جاہ شاست جہان رستگاری خود دید
ز فیض حاتم فیاض دست کشید
برائے دعوت احباب خوان نعمت چید
شد از وقار ہم آغوش وردۂ دولت دید
ز فیض سنگ درت نجم بخت او درخشید
ز مدح عنبر تو بالاختیار دست کشید
ابوئے مادح خویشت دمی بباید دید
چنان ملول شد
رہائی یابم از د
بحق شیر خد
ز رائے ورایہ

ت ٨٥

مصنفہ خادم الشعرا غلام رسول شوکت تلمیذ استادی حضرت سلطان العلما ادیب الدولہ
ستاد الملک بہادر دام اقبالہ

تاریخ

طبع گلدستہ ہذا من تصنیف جناب منشی محمد طفیل علی صاحب وفا
شاگرد رشید حضرت سخی صاحب مرحوم اہلکار دفتر عدالت دیوانی بلدہ

قطعہ

کچھ عجب طرح کے شوکت نے لکھے ہین مضمون

گلدستہ

دستہ

۱۳۲۴ھ